تفسیر محمدی

حسن محمد بن میانجیو

یہ نادر تفسیر شیخ ابو صالح حسن محمد بن احمد بن نصیر احمد آبادی گجراتی معروف بہ حسن محمد میانجیو کی تصنیف ہے۔ ان کی پیدائش ۹۲۳ھ میں احمد آباد میں ہوئی۔ یہ علامہ کمال الدین دہلوی کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت ان کے والد اور احمد آباد کے علماء اور بزرگوں کے زیر سایہ ہوئی۔ ان کو طریقت سے بھی لگاؤ تھا۔ چشتیہ طریقہ اپنے والد اور چچا سے سیکھا۔ قادریہ طریقہ شیخ محمد غیاث سے حاصل کیا اور مداریہ طریقہ کی تعلیم اپنے بھائی شیخ فرید الدین سے حاصل کی(۱)۔

انہوں نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں تعلیم مکمل کی اور جلد ہی علوم ظاہری و باطنی میں بڑی شہرت حاصل کرلی۔ فقہ واصول، عربی ادب اور تصوف و تفسیر پر ان کی گہری نظر تھی۔ ان کو دولت و ثروت سے بھی وافر حصہ ملا تھا۔ بزرگوں کے عرس اور درویشوں کے کھلانے پلانے پر دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ احمد آباد میں انہوں نے ایک بہت بڑی مسجد بنوائی جس پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ بنائے شیخ سے اس کی تاریخ نکلتی ہے۔(۹۷۳ھ(۲)

اکتالیس سال تک درس وافاضہ میں مصروف رہے۔ انیس سال کی عمر میں مسند ارشاد پر متمکن ہوئے تھے اور آخر عمر تک لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ ان کی علمیت اور بزرگی کے لوگ بہت قائل تھے۔ ۹۸۲ھ میں انسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔(۳)

ان کی تصانیف میں تفسیر محمدی اور حاشیہ تفسیر بیضاوی کا ذکر ملتا ہے۔ حاشیہ کا تو باوجود کوشش کے پتہ نہ چل سکا؟ البتہ تفسیر کے دو نسخوں کا پتہ چلتا ہے۔ ایک تو مکمل ہے جو انڈیا آفس کے کتب خانے میں موجود ہے (۴) دوسرا صرف نصف اول ہے جو سر سالار جنگ لائبریری حیدرآباد میں ہے۔(۵) اس میں ابتدائے کلام پاک سے لے کر سورہ کہف تک کی تفسیر ہے۔

ڈاکٹر زبید احمد صاحب کو پتہ نہیں کس وجہ سے دھوکا ہوا ہے کہ تفسیر محمدی اور ایک دوسری تفسیر کاشف الحقائق و قاموس الدقائق "(٦) ایک ہی ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب میں جہاں ہندوستان کی تفسیروں کا ذکر کیا ہے وہاں تفسیر محمدی پر تبصرہ کرتے ہوئے حاشیے پر لکھتے ہیں (٧)۔ کاشف الحقائق و قاموس الدقائق اسکے علاوہ جہاں تفسیروں کی فہرست لکھی ہے۔ وہاں بھی التفسیر المحمدی مسمی بہ کاشف الحقائق و قاموس الدقائق لکھا ہے۔ زبید احمد صاحب کی یہ رائے صحیح نہیں معلوم ہوتی یہ دونوں تفسیریں بالکل مختلف ہیں۔ ان کے مصنف بھی الگ الگ ہیں۔ تفسیر محمدی کے مصنف جیسا کہ اوپر ذکر ہوا حسن محمد بن میانجیو ہیں۔

(متوفی ٩٨٢ھ) کاشف الحقائق کے مصنف محمد بن احمد الشریحی الکندی التھانیسری ہیں (٨)۔ (متوفی ٨٢٠ھ) دونوں تفسیروں کا انداز بیان جدا جدا ہے۔ ربط آیات تفسیر محمدی کی نمایاں خصوصیت ہے اور کاشف الحقائق میں صوفیانہ رنگ جھلکتا ہے۔ تفسیر محمدی میں ٨٥٤ اوراق ہیں۔ کاشف الحقائق کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :

" الحمد لله رب العالمین انزل علیٰ حبیبه القرآن اما بعد "

تفسیر محمدی کی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے :

" الحمدلله الذی انزل علیٰ عبده الکتٰب معجزا قائما علیٰ مرالدهور ."

تفسیر محمدی کا پہلا حصہ (ابتدائے کلام اللہ سے سورہ کہف تک سر سالار جنگ لائبریری حیدر آباد میں موجود ہے۔ اس میں ٣٧٨ اوراق ہیں (٩)۔ کاتب کا نام سید محمد جعفر سرہندی ہے۔ سنہ کتابت نہیں پڑھا جاسکا۔

یہ تفسیر شیخ حسن محمد بن میانجیو نے اپنی عمر کے بالکل آخری حصہ میں لکھی تھی جس کا پتہ انڈیا آفس والے نسخہ کے خاتمے کی عبارت سے چلتا ہے۔ کتاب کا آغاز شعبان ٩٨١ھ میں ہوا تھا اور اختتام رمضان ٩٨٢ھ میں ہوا۔ (١٠) لیکن اتنی مختصر مدت تصنیف کے باوجود کتاب خاصی ضخیم اور قابل قدر ہے۔

تفسیر کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں اس تفسیر سے متعلق ضروری باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفسیر میں انہوں نے سب سے زیادہ زور ربط آیات پر دیا ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ آیات کی تفسیر مربوط انداز میں بیان کروں۔ مصنف کا خیال ہے کہ یوں تو بہت سے لوگوں نے کلام اللہ کی تفسیریں لکھی ہیں۔ لیکن کسی نے بھی قرآن مجید کی تمام آیات کو ایک دوسرے سے متعلق ثابت نہیں کیا ہے۔ ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ علامہ علاؤالدین علی بن احمد مہائمی (متوفی ٨٣٥ھ) نے اپنی تفسیر **تبصیر الرحمان و تیسیر المنان**" (جو تفسیر رحمانی کے نام سے زیادہ مشہور ہے) اس سے تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل اسی نقطہ نظر سے لکھی تھی۔

تفسیر محمدی میں مصنف نے الفاظ کے معانی اور آیات کے ترجمے سے زیادہ ان کے مفہوم کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جن آیتوں سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔ ان کی توضیح مفصل کی ہے اور مسئلوں کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آئمہ کے اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے لیکن بہت زیادہ شرح وبسط اور بلاوجہ کی طولانی اور غیر متعلّق باتوں سے گریز کیا ہے۔

آیتوں اور سورتوں کی شانِ نزول بھی بیان کردیتے ہیں۔

مطالبِ قرآنی آسان زبان میں بیان کرتے ہیں اور مفہوم کو پوری طرح واضح کردیتے ہیں۔

جو واقعات قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً معراج کے واقعے کو بھی اچھی طرح سے بیان کیا ہے آخری صفحے کی عبارت مٹ گئی ہے۔ صرف اتنی پڑھی جاسکی :

.....''انکار و قبحه فعلی هذایکون جمیع الکلام علی نسق احد فانك لقد جئت بهذا لفعل شیئاً نکرا ینکره جمیع من یراه اویسمعه ،''.

حواشی

۱۔ نزہتہ ۴/۷۸۔

۲۔ تذکرہ علمائے ہند ص ۲۱۴۔

۳۔ نزہتہ ۴/۷۸۔

۴۔ فہرست مرتبہ بوتھ (LOTH) ۱۰۳ یہ نسخہ ایک آدھ جگہ پر خراب ہے۔ اس وجہ سے مرتبہ فہرست (انڈیا آفس) کو مصنف کا پورا نام پڑھنے میں دقت ہوئی ہے، محمد بن احمد بن نصیر نے تو صاف لکھا ہے، لیکن المعروف کے بعد کے الفاظ پڑھے نہیں جاسکے، پھر میانجیو صاف لکھا ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر اور ابتدائی عبارت کے یکساں ہونے کی وجہ سے یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نسخہ اور سالار جنگ کا نسخہ ایک ہی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ایک مکمل ہے دوسرا نصف اول۔

۵۔ مخطوطہ نمبر ۳۲۔

۶۔ قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ۱۱۵۔

۷۔ ص ۱۶۔

۸۔ حالات کے لیے اخبار الاخیار ص ۱۴۲، خزینۃ الاصفیاء ص ۳۷۹ ج، سبحۃ المرجان ص ۳۷، تذکرہ ص ۱۸۱۔ نزہتہ ص ۸ ج ۳۔ مآثر الکرام دفتر اول ص ۱۸۶۔

۹۔ مکمل نسخہ انڈیا آفس لائبریری میں ہے جس میں ۴۸۵ اوراق میں۔ اس کی کتابت شیخ محمد بن کبیر محمد نے کی ہے اور اس پر سنہ کتابت ۲۸ صفر ۱۰۱۳ھ درج ہے۔ ملاحظہ ہو فہرست مرتبہ لوتھ (LOTH) ۱۰۳۔

۱۰۔ فہرست انڈیا آفس ۱۰۳ ص ۲۲

☆ ☆ ☆

بحر بیکراں

قرآن بحر بیکراں ہے چونکہ یہ فیضِ الٰہی کی تجلی کا مظہر ہے۔
امام علیؑ سے منقول ہے کہ
"خداوند عزوجل نے اپنی مخلوق کے لئے، اپنے کلام میں تجلی فرمائی ہے۔ لیکن وہ دیکھتے نہیں ہیں۔